© rasailojaraid.com

نظرات

اسلام ہی دنیا کا تنہا اور آخری مذہب ہے جس کی تمام تر بنیادی تعلیمات ایک اٹل اور دائمی نظامِ اخلاق پر استوار کی گئی ہیں۔ جس میں مغرب کی افادیت پسندی اور وقتی مصلحت بینی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ غیر متغیر کا ایک ازلی اور ابدی تصور پیش کرتا ہے جو زمان و مکان کے حدود و قیود سے ماورا ہے۔ حالات و زمانے کے تغیرات، تبدیلیوں، اور مصلحت وقت کے تقاضوں سے اس کے بنیادی اصول اخلاق کو ہرگز توڑا نہیں جا سکتا۔ ان بنیادی اصولوں کو چھوڑ کر اسلام کے جملہ قوانین تمدن و معاشرت زمانہ اور وقت کی تبدیلیوں کے ساتھ بدلے جا سکتے ہیں بشرطیکہ کوئی ایسی تبدیلی نہ کی جائے جو اس کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو۔ یا شریعت اسلامی کی روح اس کے مقاصد، اور اسلامی زندگی کے نصب العین کا ساتھ نہ دیتی ہو۔ بنیادی اصولوں اور عقائد کا یہ ثبات و استحکام اور ان کا اس طرح ناقابل تغیر ہونا ایک بہت بڑا تحفظ اور ضمانت ہے جس کی نظیر دوسرے مذاہب و ادیان میں ہرگز نہیں مل سکتی۔ ورنہ آج جس طرح مغربی ذہن و فکر نے اپنے وقتی اور ذاتی اغراض و مقاصد کے تحت ہر اخلاقی اصول اور ہر ضابطہ کو توڑ ڈالا ہے۔ یہی حال خدانخواستہ اسلامی اصول و مقاصد کا ہوتا۔ اس کے بنیادی عقائد اور شریعت اسلامی کے اخلاقی ضابطوں میں انسانی خود غرضیوں اور کم ہمتیوں کے اثرات راہ نہیں پا سکتے۔

ہمیں یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اسلام کا اخلاقی ... مگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی ترجمانی کا دشمن نہیں ہے بلکہ وہ فکر و تعقل کی بے قید آزادی کا سب سے بڑا مخالف ہے وہ عقل کو معطل کرنا نہیں چاہتا بلکہ اسے انسانی اور اخلاقی اصولوں کا تابع بنانا چاہتا ہے۔ اسلامی نظام زندگی عقل کو یہ حق نہیں دیا جائے گا کہ وہ شریعت کے بنیادی مقاصد اور اسلامی زندگی کے مجموعی نصب العین میں کوئی تبدیلی کر سکے اور نہ اسے یہ حق پہنچتا ہے کہ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو مختلف شعبے کے لئے زندگی کے جو ہدایات دیتے ہیں اور جو اصول ان کے لئے وضع کیے گئے ہیں ان میں دخل اندازی کرے۔ ہاں اسے یہ آزادی ضرور عطا کی گئی ہے کہ وہ تفصیلی امور اور ذیلی قوانین پر نگاہ رکھے اور دیکھے کہ وہ شریعت کے مقاصد سے متصادم تو نہیں ہوتے ہیں عقل کو اتنا اختیار ضرور دیا گیا ہے کہ بدلتے ہوئے حالات میں اسلامی قوانین (فقہ اسلامی) اگر اسلا مقاصد کا اصول کار سے مطابقت نہ رکھتے ہوں قوانین میں مناسب ترمیم و تنسیخ تجویز کرے۔ اسلامی زندگی میں عقل و فکر کا مرتبہ یہ ہے کہ جب حوادث کے طوفان اور انقلاب کی [illegible] سے زمانہ میں نئے باب کا اضافہ کریں۔ نت نئے حالات رونما ہوں، قدیم نظام معاشرت و تمدن درہم برہم ہو جائے اور زندگی کو نئے مسائل و مشکلات کا سامنا ہو تو وہ کتاب و سنت کی روشنی میں ان مطالبوں کو پورا کرے اور زمانے کے چیلنج کا جواب دے۔ اسلامی زندگی کے لئے نئے قوانین اپنی ذاتی بصیرت اور فکر و عقل کی بنیاد پر نہیں بلکہ قرآن حدیث کی عطا کی ہوئی روشنی میں وضع کرے۔ اس طرح گویا اسلام نے عقلی ارتقاء اور انسانی فکر و ذہن کے پرواز کی راہ بھی متعین کر دی ہے لیکن عملی ارتقاء میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی ہے۔

اسلام میں اخلاق کا دائرہ افراد اور معاملات کا محدود نہیں ہے اس وجہ سے محسن انسانیت رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کی غرض و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

غایت اور بعثت کا مقصود اخلاق عالیہ کی اتمام اور تکمیل قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے آپ کی بعثت محض اصلاحِ معاشرت اور تعمیرِ سماج کے لئے نہیں بلکہ عالمگیر پیمانے پر معاملات عقائد و اعمال، تشکیل تہذیب، تعمیر تمدن اور کل انسانی قدروں کے تحفظ و بقا کے لئے بھی ہے۔ آپ صرف انفرادی معاملات کی اصلاح کے لئے مبعوث نہیں کیے گئے تھے بلکہ اجتماعی معاملات کو سنوارنا اور بگاڑ سے بچانا بھی آپ کے فرائض منصبی میں شامل تھے۔ اس لئے رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت ہے ایک تحریک ہے، ایک پیغام ہے، ایک انقلاب ہے جو انسانی زندگی کے تمام تر پہلوؤں پر محیط ہے۔

آپ کی عالمگیر دعوت، انقلابی پیغام اور آفاقی تعلیمات زندگی کے کسی خاص پہلو کی اصلاح کو کافی نہیں سمجھا، بلکہ وہ زندگی کے ہر شعبے اور عمل کے ہر شعبے کے لئے اپنی مستقل ہدایات واضح پالیسیاں، صاف ستھرا موقف، اصلاحی تدابیر اور فکری نظریات رکھتا ہے۔ اس کا ایک مخصوص نظام تہذیب و تمدن، ایک الگ نظام معاشرت اور ایک جداگانہ نظریہ سیاست و حکومت ہے۔ اس نے زندگی کے معاشی اور اقتصادی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا بلکہ اس کو مناسب اہمیت دی ہے۔ زندگی کے اور گوشوں کو جس طرح اس نے یہاں بھی واضح اصول و ہدایات دیئے ہیں۔ اس نے خارجی نظامات باطنی محرکات پر بھی یکساں توجہ صرف کی ہے اور ایک دوسرے کے مابین گہرا ربط اور تعلق پیدا کر دیا ہے۔ اس کے نزدیک عبادت کا مفہوم صرف روزہ اور نماز ہی نہیں بلکہ ہر وہ عمل عبادت شمار کیا جاتا ہے جو اس کے وضع کردہ اصولوں اور ہدایات کے مطابق ہوں، خواہ وہ انفرادی زندگی سے متعلق ہو یا اجتماعی زندگی کے معاملات سے اس کا تعلق ہو۔ اس لئے دینِ اسلام ایک اصولِ عمل، ایک ضابطہ اخلاق، عقائد کا ایک مجموعہ، تمدن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک نظام، حکومت کا ایک تصور اور معاشرت کا ایک نظریہ ہی نہیں بلکہ وہ فکر کا ایک صحیح ترین اصول اور عقل کے ارتقاء کا سب سے سیدھا راستہ، صراط مستقیم (RAIGHT PATH) بھی ہے فکر کی سلامت روی اور عقل کی راستی جو کہ جہاں کہیں، اور جتنی کچھ ہے وہ سب اسلام میں اور اسی سے ہے دنیا کے اور تمام فلسفیانہ نظام، انسانی ذہن کے تراشیدہ خود ساختہ نظریئے اور "ازم"، ہو تعقل کی تمام راہیں انسان کو بالیقین منزلِ مقصود سے بھٹکانے والی اور اجتماعی زندگی کے لئے ہلاکت خیز ہیں۔

اخلاق دین اسلام کی ایک جامع اور مکمل اصطلاح ہے اس سے مراد محض خوش روئی، خوش کلامی اور خندہ پیشانی ہی نہیں بلکہ یہ وہ آئینہ ہے جس میں انسانی زندگی کی پوری تصویر جھلکتی نظر آتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں خلق شخصیت انسانی کا آئینہ ہوتا ہے فرد سے اجتماع اور ذات سے معاشرے تک اس کا نفوذ و تشعب ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا مفید اور قابل ذکر پہلو نہیں جو اخلاق کے دائرے میں شامل نہ ہو، اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، اوڑھنے بچھونے سے لے کر اہم ترین مسائل حیات اور امور نظم مملکت سبھی کچھ اس اخلاق کے ذیل میں آتے ہیں۔ ہادی عالم نبی آخر الزماں حضرت اقدس محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العالمین نے خلق عظیم کا طرۂ امتیاز دے کر منصب جلیل پر فائز فرمایا ہے۔ عظمت خلق کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے ظرف میں وسعت، منتہائی اور عادات، خصائل، افعال اور کردار میں رفعت و خوبی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ درحقیقت میں اسی لئے پروردگار عالم نے آپ کو دنیا میں حسنِ اخلاق کے مدار کا عظیم ترین معیار قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا تھا، چنانچہ یہ ہے کہ آپ نے محض فکری طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر (CALLY ...) عظمت خلق کا عظیم معیار قائم فرمایا اور بلاشبہ اس میں آپ کامیاب رہے جس کے نقوش و اثرات چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آج بھی محسوس کئے جا رہے ہیں۔

دورِ حاضر میں امتِ وسط کا جو انحطاط جس حد تک پہونچ چکا ہے اور مجموعی طور پر ہم جس انحطاط اور پستی کے قعر سے گزر رہے ہیں یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے لیکن اس کے اسباب باہر نہیں بلکہ ہمارے اندر ہے ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں۔ اپنے اجتماعی کردار کا جائزہ لیں، تو معلوم ہوگا کہ ہمارے زوال کا عمل خود ہمارے اپنے ہی اعمال کا براہ راست نتیجہ ہے۔ اسلام نے عزت و سربلندی اور قیادت و وقار کے ساتھ دنیا میں زندگی گزارنے کا جو ہمیں گُر سکھایا تھا افسوس اسے ہم نے فراموش کر دیا، اور شعوری و غیر شعوری طور ان راہوں پر ہی چل پڑے جو بظاہر ہیں تو پرکشش، لیکن وہ زوال پذیر قوموں کی گزرگاہوں ہیں۔

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال اخلاقی پہلو اور آپ کا بے داغ کردار ہمارے لئے نئے حالات، ماحول اور تقاضوں میں یہی پیغام رکھتا ہے۔ اور وقت کا سب سے بڑا کام یہی ہے کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں، ایمان و یقین کی بے بہا اور لازوال دولت کے ساتھ اپنے اجتماعی اور ملی کردار میں مثبت اور نمایاں تبدیلی پیدا کریں اور زندگی کی شاہراہ میں اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لازم سمجھیں۔

شکریہ

قبلہ جمیل مہدی مرتب "برہان"، کے وصال کے بعد دو تین ماہ "برہان" کے "نظرات" ملک کے معروف صحافی اور کہنہ مشق اہلِ قلم محترم ظہیر صدیقی لکھتے رہے جس کے لئے ادارہ موصوف کا بے حد شکر گزار ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی صدیقی صاحب اپنے گرانقدر مشوروں سے ہمیں نوازتے رہیں گے۔

© rasailojaraid.com